سوال

(124) سفیان ثوری کی تدلیس

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سفیان ثوری کی تدلیس (عن والی روایت) مقبول ہے یا غیر مقبول؟ دلیل سے جواب دیں۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام سفیان ثوری رحمہ اللہ کے بارے میں درج ذیل تحقیق پیش خدمت ہے۔

(۱) سفیان ثوری رحمہ اللہ بالاجماع ثقہ و ثبت ہیں، انہیں احمد بن حنبل، عجلی، دارقطنی اور ابن حبان وغیرہم نے ثقہ کہا ہے۔ امام نسائی فرماتے ہیں: ''وہ اس سے بلند ہیں کہ انہیں ثقہ کہا جائے وہ میرے خیال میں متقین کے اماموں میں سے ایک امام تھے۔''

امام شعبہ نے انھیں امیر المومنین فی الحدیث قرار دیا۔

دیکھئے تہذیب الکمال للمزی (۳۶۰/۷)

ان کی بیان کردہ احادیث کتب ستہ اور عام کتب حدیث میں موجود ہیں۔

(۲) اس پر بھی اتفاق ہے کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ تدلیس کرتے تھے۔

ہشیم بن بشیر (متوفی ۱۸۳ھ) نے عبداللہ بن المبارک سے کہا:

''ان کبیریک قد دلسا: الاعمش وسفیان'' (الکامل لابن عدی ۲۵۹۶/۷، وسندہ صحیح والعلل الکبیر للترمذی ۹۶۶/۲، وسندہ صحیح، علمی مقالات ۲۵۱/۱)

یعنی تیرے دونوں بزرگوں: اعمش اور سفیان (ثوری) نے تدلیس کی ہے۔

یحییٰ بن معین نے کہا: ''وکان یدلس'' یعنی سفیان ثوری تدلیس کرتے تھے۔ (الجرح والتعدیل ۲۲۵/۴ وسندہ صحیح، الکفایۃ للخطیب ص ۳۶۱ وسندہ صحیح)

سفیان ثوری کے شاگرد ابو عاصم (النبیل) نے کہا: ''نری ان سفیان الثوری انما دلسه عن ابی حنیفة'' (سنن الدارقطنی ۳/۲۰۱ ح ۳۴۲۳)

امام بخاری نے کہا: ''اعلم الناس بالثوری یحیی بن سعید، لانه عرف صحیح حدیثه من تدلیسه'' (الکامل لابن عدی ۱/۱۱۱، وسندہ صحیح)

یعنی سفیان کے بارے میں سب سے زیادہ جاننے والے یحییٰ بن سعید (القطان) ہیں، کیونکہ وہ ان کی تدلیس میں سے صحیح حدیثیں جانتے ہیں۔

یحییٰ القطان کی ثوری سے روایت سماع پر محمول ہوتی ہے۔ (دیکھئے نور العینین طبع دوم ص ۱۲۴)

امام علی بن المدینی فرماتے ہیں: ''والناس یحتاجون فی حدیث سفیان الی یحیی القطان لحال الاخبار یعنی علی: ان سفیان کان یدلس وان یحیی القطان کان یوقفه علی ما سمع ممالم یسمع'' لوگ حدیث سفیان میں یحییٰ القطان کے محتاج ہیں کیونکہ وہ مصرح بالسماع روایات بیان کرتے تھے۔ علی بن المدینی کے نزدیک سفیان (الثوری) تدلیس کرتے تھے اور یحییٰ القطان ان کی معنعن اور مصرح بالسماع روایتیں ہی بیان کرتے تھے۔ (الکفایہ ص ۳۶۲، وسندہ صحیح)

دیگر اقوال کے لئے نور العینین اور علمی مقالات (۱/۲۵۱) پڑھیں، غرض یہ کہ سفیان الثوری کا مدلس ہونا اجماع مسئلہ ہے۔

تنبیہ:

حافظ سیوطی نے تدریب الراوی میں لکھا ہے:

''روی البیھقی فی المدخل عن محمد بن رافع قال: قلت لابی عامر: کان الثوری یدلس؟ قال: لا.........الخ''

یعنی بقول ابی عامر: سفیان ثوری تدلیس نہیں کرتے تھے، یہ حوالہ کئی لحاظ سے مردود ہے:

۱: امام بیہقی کی کتاب المدخل میں یہ حوالہ نہیں ملا۔

۲: سیوطی نے بیہقی سے لے کر محمد بن رافع تک سند بیان نہیں کی۔

۳: سیوطی نے یہ نہیں بتایا کہ انھوں نے یہ عبارت المدخل سے نقل کی ہے یا کسی اور نص سے المدخل کا حوالہ نقل کیا ہے۔

۴: محدثین کے ثابت شدہ اقوال و شہادات کے مقابلے میں یہ حوالہ شاذ ہونے کی وجہ سے مردود ہے۔

تنبیہ ۲:

راقم الحروف نے نور العینین میں سفیان ثوری کے بارے میں لکھا ہے کہ ''حافظ العلائی کی کلدی نے حافظ ابن حجر سے پہلے ان کو طبقہ ثانیہ میں ذکر کیا ہے۔'' (طبع قدیم ص ۱۰۲ و جدید ص ۱۲۷)

یہ حوالہ غلط ہے جس سے میں رجوع کرتا ہوں۔ صحیح عبارت درج ذیل ہے:

''امام حاکم نے حافظ ابن حجر سے پہلے ان کو طبقہ ثانیہ (جنس ثالث) میں ذکر کیا ہے۔'' (جامع التحصیل ص ۹۹ و معرفة علوم الحدیث للحاکم ص ۱۰۶)

یہ امام حاکم کا قول ہے جو غلطی کی وجہ سے حافظ العلائی کی طرف منسوب ہوگیا ہے۔ امام حاکم کے اس قول سے میرے دعوے کو مزید تقویت حاصل ہوگئی کہ سفیان ثوری کا شمار طبقہ ثانیہ میں غلط ہے بلکہ طبقات کی تقسیم والوں پر لازم یہی ہے کہ وہ انہیں طبقہ ثالثہ میں ذکر کریں۔

حنفیوں کے امام عینی حنفی نے سفیان ثوری کے بارے میں لکھا ہے: ''وسفیان من المدلسین والمدلس لایحتج بعنعنتہ الاان یثبت سماعہ من طریق آخر'' سفیان (ثوری) مدلسین میں سے ہیں اور مدلس کی عن والیروایت حجت نہیں ہوتی الایہ کہ دوسری سند سے اس مدلس کی تصریح سماع ثابت ہوجائے۔ (عمدۃ القاری ج۳ ص۱۱۲ باب الوضوء من غیر حدث)

سفیان ثوری ضعیف راویوں سے تدلیس کرتے تھے۔ (دیکھئے میزان الاعتدال ۲/۱۶۹ ت۳۳۲۲)

ابو بکر الصیرفی کتاب الدلائل میں لکھتے ہیں: ''کل من ظہر تدلیسہ عن غیر الثقات لم یقبل خبرہ حتی یقول حدثنی او سمعت'' ہر وہ شخص جس کی غیر ثقہ سے تدلیس ظاہر ہو تو اس کی صرف وہی خبر قبول کی جائے گی جس میں وہ حدثنی یا سمعت کے الفاظ کہے۔ (شرح الفیۃ العراقی/التبصرۃ والتذکرۃ ج۱ ص۱۸۴، ۱۸۵، علمی مقالات ۱/۲۵۱)

اس سے بھی معلوم ہوا کہ سفیان ثوری رحمہ اللہ طبقہ ثالثہ کے مدلس ہیں، امام حاکم کی تائید اس سے بھی ہوتی ہے کہ حافظ ابن حبان نے لکھا ہے: ''واما المدلسون الذین ہم ثقات و عدول فانا لا تحتج باخبارہم الا ما بینوا السماع فیما رووا مثل الثوری والاعمش وابی اسحاق واضرابہم'' اور وہ مدلس جو ثقہ وعادل ہیں جیسے (سفیان) ثوری، اعمش، ابو اسحاق وغیرہم، تو ہم ان کی صرف انھی احادیث سے حجت پکڑتے ہیں جن میں وہ سماع کی تصریح کرتے ہیں۔ (الاحسان ۱/۹۲، ونسخہ محققہ ۱/۱۶۱)

تفصیلی بحث کے لئے نور العینین اور علمی مقالات (۱/۲۵۱) کا مطالعہ کریں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمیہ (توضیح الاحکام)

ج2ص312

محدث فتویٰ